میر تقی میر

(حالاتِ زندگی)

محمد تقی نام اور میرؔ تخلص تھا۔ ۱۷۲۴ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں والدہ اور نو سال کی عمر میں والد انتقال کر گئے۔ اس کے بعد منہ بولے چچا امان اللہ خان نے ان کی پرورش کی، مگر دو سال بعد وہ بھی فوت ہو گئے۔ اس کے بعد بڑے سوتیلے بھائی کے ہاں رہنے لگے، مگر ایک سال بعد انھوں نے گھر سے نکال دیا۔ اس کے بعد میر تقی میرؔ لکھنؤ آ گئے اور مستقل طور پر وہاں رہنے لگے۔

میرؔ کے کلام میں جس قدر سوز و گداز اور درد و غم ہے شاید ہی کسی اور شاعر کے ہاں موجود ہو۔ اس کی وجہ بچپن میں والدین اور منہ بولے چچا کی وفات، بھائیوں کا ناروا سلوک اور وہ محرومیاں، ناکامیاں اور مایوسیاں ہیں، جو اِن کو زندگی میں پیش آئیں۔ اِسی لیے ان کی شاعری غم و آلام اور مصائب کا مجموعہ ہے۔

میرؔ کو اُردو غزل کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ انھوں نے غزلیات کے علاوہ قصیدے مثنویاں اور مرثیے بھی لکھے، مگر ان کا اصل میدانِ کمال غزل ہے۔ ان کی غزل کی سب سے بڑی خوبی سادگی ہے۔ جہاں آپ کے خیالات سادہ اور آسان ہیں، وہاں آپ کے الفاظ، تشبیہات، استعارے، محاورات اور تراکیب بھی بے حد سادہ اور آسان ہیں۔ اسی سادگی میں بے حد اثر ہے۔

اس سادگی کے علاوہ میرؔ کی غزل میں جذبے کی سچائی اور خلوص بدرجہ اُتم موجود ہے۔ ان کے کسی شعر میں تکلف، بناوٹ اور تصنع نہیں ہے بلکہ برجستگی اور غضب کی آمد ہے جس میں تسلسل اور روانی پائی جاتی ہے۔ چھوٹی بحروں کی غزلیں خاص طور پر شُستہ اور لاجواب ہیں۔

میرؔ کے ہاں جدت اور ندرت پائی جاتی ہے۔ معنویت میں موسیقیت بھی ہے اور ترنم بھی۔ مناسب الفاظ کے برمحل استعمال میں میرؔ کی اثر انگیزی کا راز ہے۔ اُردو زبان میں ان کے چھ اور فارسی میں ایک دیوان موجود ہے۔ ۱۸۱۰ء میں انھوں نے لکھنؤ میں وفات پائی۔

غزل (۱)

(میر تقی میر)

مقاصدِ تدریس

- طلبہ کو اُردو غزل میں نئی نئی تراکیب سے آشنا کرانا۔
- طلبہ کو اُردو ادب میں غزل گوئی کی روایت بتانا۔
- میر تقی میر کے شعری تغزل اور فنی محاسن سے واقفیت دلانا۔

الفاظ و تراکیب

تاجوری	زندان	شورش	بیدادگری	کارگہ
سوختہ	نوحہ گری	آفاق	سفری	محشر

جس سر کو آج غرور ہے یاں تاجوری کا
کل اِس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی
اب سنگ مداوا ہے اِس آشفتہ سری کا

ہر زخمِ جگر داورِ محشر سے ہمارا
انصاف طلب ہے تیری بیداد گری کا

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اِس کارگہِ شیشہ گری کا

ٹک میؔر جگر سوختہ کی جلد خبر لے
کیا یار بھروسہ ہے چراغ سحری کا

(کلیاتِ میر)

غزل (۲)

(میر تقی میر)

الفاظ و تراکیب

طالب دیدار	صورت دیوار	باز	شیب	سماں
رفتگی	نقشِ قدم	پامال	چشم باز ہونا	پست و بلند

تھا عشق مجھے طالبِ دیدار ہوا میں
سو آئینہ سا صورت دیوار ہوا میں

جب دُور گیا قافلہ تب چشم ہوئی باز
کیا پوچھتے ہو دیر خبردار ہوا میں

کیا چتے کا فائدہ جب شیب میں چیتا
سونے کا سماں آیا تو بیدار ہوا میں

اب پست و بلند ایک ہیں جوں نقش قدم یاں
پامال ہوا خوب تو ہموار ہوا میں

بازار وفا میں سر سودا تھا سبھوں کا
پر بیچ کے جی ایک خریدار ہوا میں

ہُشیار تھے سب دام میں آگئے نہ ہم آواز
تھی رفتگی سی مجھ کو گرفتار ہوا میں

رہتا ہوں سدا مرنے کے نزدیک ہی اب میرؔ
اِس جان کے دشمن سے بھلا یار ہوا میں

(کلیاتِ میرؔ)

مشق

۱) ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) پہلی غزل کے مطلع میں شاعر نے انسان کے بارے میں کیا کہا ہے؟

ب) پہلی غزل کے مقطع میں شاعر نے ''چراغ سحری'' کا کیا مطلب لیا ہے؟

ج) پہلی غزل کے دوسرے شعر میں شاعر کی ''آفاق کی منزل'' سے کیا مراد ہے؟

د) دوسری غزل کے مطلع کے مصرعوں کا آپس میں کیا ربط ہے؟

ہ) دوسری غزل کے پانچویں شعر میں شاعر کس چیز کا خریدار ہوتا ہے؟

۲) میر تقی میر کی دوسری غزل کو مدنظر رکھتے ہوئے ذیل خالی جگہ پُر کریں۔

الف) جب دُور گیا قافلہ تب .... ہوئی باز (چشم۔لب۔عقل)

ب) پر ہیچ کے جی ایک .... ہوا میں (ہوشیار۔بیدار۔خبردار)

ج) تھا .... مجھے طالب دیدار ہوا میں (محبت۔عشق۔فکر)

د) اِس جاں کے .... سے بھلا یار ہوا میں (دشمن۔دوست۔عزیز)

ہ) سونے کا سماں آیا تو .... ہوا میں (ہوشیار۔خبردار۔بیدار)

۳) دوسری غزل کے ذیل مصرعوں کی وضاحت کریں۔

الف) سو آئینہ سا صورت دیوار ہوا میں

ب) اب پست و بلند ایک ہیں جوں نقش قدم یاں

ج) بازار وفا میں سر سودا تھا سبھوں کا

۴) الف) پہلی غزل کے مطلع اور مقطع کے اشعار کی نشاندہی کریں۔

ب) پہلی غزل میں ردیف اور قافیہ کی نشاندہی کریں۔

۵) دوسری غزل میں ردیف اور قافیہ کی نشاندہی کریں۔

۶) دوسری غزل کے مطلع اور مقطع کی نشاندہی کریں۔

۷) ذیل کو جملوں میں استعمال کریں۔

تاجوری۔ نوحہ گری۔ شیشہ گری۔ آشفتہ سری۔ چراغ سحری

۸) میر تقی میر کو اُردو غزل کا بادشاہ کیوں کہا جاتا ہے؟

غزل

غزل کے معنی ہیں عشق و محبت کی باتیں کرنا یا عورتوں سے باتیں کرنا۔ شکاری کتوں کے نرغے میں آکر انتہائی بے بسی کی حالت میں ہرن کے منہ سے جو چیخ نکلتی ہے، اِسے بھی غزل کہتے ہیں۔ شاعری کی اصطلاح میں

غزل سے مراد شاعری کی وہ قسم ہے جس میں عشق و محبت، ہجر و وصال کا احوال اور محبوب کے حسن کی باتیں ہوں۔ غزل کے اشعار کی تعداد ہمیشہ طاق ہوتی ہے جس کی کم سے کم تعداد پانچ اور بعض ناقدین کے نزدیک زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

غزل کا ہر شعر ایک اکائی کی حیثیت رکھتا ہے جو معنی و مضمون کے لحاظ سے دوسرے شعر کا محتاج نہیں ہوتا۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے بشرطیکہ اس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوں۔ بصورتِ دیگر اُسے غزل کا پہلا شعر تو کہا جائے گا، مگر مطلع نہیں کہلائے گا۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں بشرطیکہ اس میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ غزل کا آخری شعر تو کہلائے گا مقطع نہیں۔

سرگرمیاں

۱) طلباء کو استحسان کے اُصولوں کے مطابق میر تقی میر کی غزلیات پڑھوائیں۔
۲) اساتذہ کرام طلبہ کو میر تقی میر کی چند دیگر غزلیات بھی سنائیں۔

اشاراتِ سبق

۱) اساتذہ کرام طلبہ کو شعر کی تشریح کرنے کا طریقہ بتائیں۔
۲) طلبہ کو غزل کی ہیئت اور اس کی اہمیت کے بارے میں بتایا جائے۔
۳) اُردو شاعری میں میر تقی میر کے مقام کے بارے میں طلبہ کو بتایا جائے۔

مرزا غالبؔ (بحیثیت شاعر)

(حالاتِ زندگی)

مرزا اسد اللہ نام اور غالبؔ تخلص تھا۔ شروع میں اسدؔ تخلص استعمال کرتے رہے۔ ۱۷۹۶ء میں مرزا عبداللہ بیگ کے ہاں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کی وفات کے بعد چچا کی نگرانی میں پرورش ہوئی۔

مرزا غالب کا لڑکپن عیش وعشرت میں گزرا۔ ان کو کبوتر پالنے، بٹیر لڑانے اور پتنگ اُڑانے کا شوق تھا۔ طبیعت میں شوخی، کھلنڈرا پن، خوداری اور بانکپن بدرجہ اتم موجود تھا۔ چودہ برس کی عمر میں نواب الٰہی بخش کی صاحبزادی سے شادی کی اور آگرہ چھوڑ کر مستقل طور پر دہلی منتقل ہو گئے۔ اُن کے ہاں سات بچے پیدا ہوئے مگر سب کے سب بچپن میں فوت ہو گئے۔ پھر بیوی کے بھانجے عارف کو منہ بولا بیٹا بنایا مگر عین جوانی میں وہ بھی فوت ہو گیا۔

ابتدائی تعلیم آگرہ کے مشہور فاضل اُستاد شیخ معظم سے حاصل کی۔ بعد میں ملا عبدالصمد سے فارسی زبان اور ادب میں مہارت حاصل کی۔ ان کا شمار اُردو کے صفِ اوّل کے شاعروں میں کیا جاتا ہے۔ اُردو نثر میں بھی انھیں بلند مقام حاصل ہے۔ اِس کے علاوہ فارسی میں بھی اُن کا نہایت عمدہ کلام موجود ہے۔ جس پر اُنھیں ہمیشہ ناز رہا۔

غالبؔ کو غزل کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ ایجاز واختصار، شوخی وظرافت اور طنز ومزاح ان کی غزلوں کی بنیادی خوبی ہے۔ ان کا ہر شعر لطیف معانی کا حامل ہوتا ہے۔ ابتدائی دور کا کلام نہایت مشکل ہے جو مقبول نہ ہو سکا۔ مگر جلد ہی غالب کو احساس ہوا اور پھر نہایت سادہ اشعار کہنے لگے جو ان کی مقبولیت کا باعث بنے۔ اس طرح ان کے کلام میں فصاحت، بلاغت اور خوبصورتی پیدا ہو گئی۔ ساتھ ہی مضمون آفرینی، بلند خیالی اور جذبات نگاری نے ان کے کلام کو بے حد مقبول بنا دیا۔ ذوق کے انتقال کے بعد آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے اُستاد رہے۔ ۱۸۶۹ء میں دہلی میں وفات پائی۔

غزل (۱)

(مرزا غالبؔ)

مقاصدِ تدریس

- اُردو کلاسیکی ادب میں مرزا اسد اللہ غالب کا مقام بتانا۔
- اسد اللہ غالب کی غزل کے فنی محاسن سے روشناس کروانا۔

الفاظ و تراکیب

اندازِ گفتگو	لہو	پیراہن	حاجت رفو	جستجو
ہم سخن	چپک	کریدنا	قائل	رشک

ہر اِک بات پہ کہتے ہو تم کہ تُو کیا ہے
تمہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن
ہماری جیب کو اَب حاجت رفو کیا ہے

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا
کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

یہ رشک ہے کہ وہ ہوتا ہے ہم سخن تم سے
وگرنہ خوف بدآموزیٔ عدو کیا ہے

رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی
تو کس اُمید پہ کہیئے کہ آرزو کیا ہے

بنا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اِتراتا
وگرنہ شہر میں غالبؔ کی آبرو کیا ہے

(دیوانِ غالبؔ)

غزل (۲)

(مرزا اسد اللہ خان غالبؔ)

الفاظ و تراکیب

گمان	نہاں	سُبک دست	سنگ گراں	طبع
خورشید جہاں تاب	بت شکنی	نالے	سخن ور	اندازِ بیان

ہے بس کہ ہر اک اُن کے اشارے میں نشاں اور
کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

لوگوں کو ہے خورشید جہاں تاب کا دھوکا
ہر روز دکھاتا ہوں میں اِک داغ نہاں اور

یاربّ! نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل اُن کو نہ دے مجھ کو زباں اور

ہر چند سُبک دست ہوئے بت شکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگ گراں اور

پاتے نہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رُکتی ہے میری طبع تو ہوتی ہے رواں اور

تم شہر میں ہو تو ہمیں کیا غم جب اُٹھیں گے
لے آئیں گے بازار سے جا کر دل و جاں اور

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیان اور

(دیوانِ غالبؔ)

مشق

۱) ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) پہلی غزل میں شاعر کی 'حاجت رفو' سے کیا مراد ہے؟

ب) پانچویں شعر میں ''خوف بدآموزیٔ عدو'' سے کیا مراد ہے؟

ج) پہلی غزل کے مقطع میں شاعر نے اپنی آبرو کے بارے میں کیا کہا ہے؟

د) دوسری غزل میں شاعر کے خیال کے مطابق لوگوں کو کس چیز کا دھوکا ہوتا ہے اور کیوں؟

ہ) دوسری غزل کے تیسرے شعر میں شاعر نے کس خواہش کا اظہار کیا ہے؟

۲) دیئے گئے الفاظ میں سے درست جواب کا انتخاب کر کے خالی جگہ میں لکھیں۔

الف) پہلی غزل کے پہلے شعر میں 'تُو' سے مراد .... ہے۔ (محبوب ۔ خود شاعر ۔ رقیب)

ب) پہلی غزل کا پہلا شعر .... ہے۔ (مقطع ۔ مطلع ۔ پہلا شعر)

ج) دوسری غزل میں لفظ 'اُوز' .... ہے۔ (قافیہ ۔ تشبیہ ۔ ردیف)

د) دوسری غزل میں لفظ ''بازار'' .... ہے۔ (تشبیہ ۔ استعارہ ۔ تلمیح)

۳) پہلی غزل میں گفتگو، رفو، جستجو، عدو، آرزو اور آبرو کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، انھیں شعری اصطلاح میں کیا نام دیا جاتا ہے؟

۴) اِن غزلیات سے کم از کم پانچ تراکیب تلاش کریں اور اُنہیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

مطلع

مطلع کے لغوی معنی ہیں طلوع ہونے کی جگہ۔ مگر اصطلاح میں مطلع کے معنی غزل یا قصیدے کا وہ پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم ردیف و ہم قافیہ ہوتے ہیں مطلع کے دونوں مصرعوں سے غزل کی زمین کا تعین ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ پتا چل جاتا ہے کہ غزل کے باقی اشعار میں ردیف کیا ہوگی اور قافیے کیا ہوں گے۔ اور شعر کہنے کا وزن کیا ہوگا؟ مثلاً ؎ فقیرانہ آئے صدا کر چلے میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

مقطع

مقطع کے لغوی معنی کاٹنے کی جگہ یا کسی چیز کو ختم کرنے کے ہیں۔ مگر اصطلاح میں مقطع سے مراد غزل یا قصیدے کا وہ آخری شعر جس میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہو مقطع کہلاتا ہے۔

مثال: ؎ ٹک میرؔ جگر سوختہ کی جلد خبر لے کیا یار بھروسہ ہے چراغ سحری کا

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو لائبریری لے جا کر اُن سے مختلف تنقیدی کتب کا انتخاب کروائیں
۲۔ اساتذہ کرام طلبہ کو دیوان غالب سے چند اور غزلیات لکھوائیں۔
۳۔ غالب کی شاعری پر لکھی گئی تنقیدی کتب سے طلبہ کو اقتباسات سنوائیں۔

اشاراتِ سبق

۱) طلبہ کو اُردو ادب میں غالب کے مقام سے آگاہ کیا جائے۔
۲) طلبہ کو غالب کی شاعری میں متنوع موضوعات پر ایک جامع لیکچر دیا جائے۔
۳) طلبہ کو اچھی غزل کی خصوصیات بتائی جائیں۔
۴) طلبہ کو شعری محاسن کا ایک دوسرے سے موازنہ کرنے کا طریقہ سکھایا جائے۔

خواجہ میر دردؔ

(حالاتِ زندگی)

خواجہ میر دردؔ کے والد خواجہ ناصر عندلیب بخارا سے ہجرت کر کے دہلی آئے جہاں میر دردؔ ۱۷۱۹ء میں پیدا ہوئے اور ساری عمر دہلی میں رہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ ان کے والد زاہد وتقویٰ اور پیری مریدی کے باعث بہت مشہور تھے۔ میر دردؔ انتیس برس کی عمر میں والد کی جگہ سجادہ نشین ہوئے اور ذاتی تقدس کے سبب بہت جلد مشہور ہو گئے۔

میر دردؔ اُردو کے بہت بڑے صوفی شاعر گزرے ہیں۔ ان کا درجہ اُردو شاعری میں بہت بلند ہے۔ میر تقی میرؔ اور مرزا رفیع سودا کے ہم عصر تھے۔ زبان سادہ اور شستہ ہے۔ ان کا دیوان نہایت مختصر ہے لیکن جو کچھ کہا ہے تاثیر میں ڈوبا ہوا ہے۔ غزلیات کے علاوہ ان کی رباعیات بھی اُردو شاعری میں ایک خاص مقام رکھتی ہیں۔ ان میں انھوں نے صوفیانہ، عاشقانہ اور اخلاقی مضامین نہایت مؤثر انداز میں بیان کیے ہیں۔ کلام میں تصوف اور درد کی چاشنی پائی جاتی ہے۔ خواجہ صاحب نے غزلیں عموماً چھوٹی چھوٹی بحروں میں کہی ہیں۔

آپ کی صوفیانہ شاعری میں دنیا کی بے ثباتی، توکل، فقر وغنا، مسئلہ جبر وقدر اور توحید کے مضامین شامل ہیں۔ آپ نے یہ تمام مضامین سادہ الفاظ اور سادہ انداز میں بیان کیے ہیں۔ آپ کے اشعار میں عشق حقیقی کے علاوہ عشق مجازی کے مضامین بھی موجود ہیں۔ عشق میں پیش آنے والے واقعات ومعاملات آپ کے ہاں خوبصورتی سے ملتے ہیں۔ بعض جگہ آپ نے مجازی رنگ میں عشق حقیقی کی باتیں بیان کی ہیں۔

آپ کے اشعار میں کسی قسم کی بناوٹ، تصنع اور تکلف نہیں ہے۔ آپ کی غزل میں زبان کی گھلاوٹ، چاشنی اور لوچ ہے۔ مضمون پاکیزہ، لہجہ باوقار اور خلوص سے بھرپور ہے۔ کلام میں موزوں استعارات اور تشبیہات بھی موجود ہیں۔ انھوں نے ۱۷۸۵ء میں دہلی میں وفات پائی۔

غزل

(خواجہ میر درد)

مقاصدِ تدریس

- طلبہ کو خواجہ میر درد کا شاعرانہ مقام بتانا۔
- طلبہ کو خواجہ میر درد کے شعری محاسن سے آگاہ کرنا۔
- خواجہ میر درد کے عہد میں اُردو غزل کا ارتقاء بتانا۔

الفاظ و تراکیب

مغتنم	دید	صدچاک	گل خنداں	توام
زیست	پھولیو	زاہد	موقوف	سم

فرصتِ زندگی بہت کم ہے
مغتنم ہے دید جو دم ہے

دل صدچاک ہے گل خنداں
شادی و غم جہاں میں توام ہے

دین و دنیا میں تو ہی ظاہر ہے
دونوں عالم کا ایک عالم ہے

خیر و شر کو سمجھ کہ ہیں دو زہر
سانپ کی زیست ہی تجھے سم ہے

مت عبادت پہ پھولیو زاہد
سب طفیل گناہِ آدم ہے

سلطنت پر نہیں ہے کچھ موقوف
جس کے ہاتھ آوے جام سو جم ہے

اپنے نزدیک باغ میں تجھ بن
جو شجر ہے سو نخل ماتم ہے

دردؔ کا کچھ حال نہ پوچھو تم
وہی رونا ہے نت وہی غم ہے

مشق

۱) ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

الف) شاعر کا ''دونوں عالم کا ایک عالم'' سے کیا مراد ہے؟

ب) غزل کے مطلع میں شاعر نے زندگی کے بارے میں کیا کہا ہے؟

ج) شاعر زاہد کے غرور کو ''طفیل گناہ آدم'' کیوں کہتے ہیں؟

د) چوتھے شعر کے پہلے اور دوسرے مصرعے کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

ہ) مقطع کی تشریح کریں۔

۲) غزل کے اشعار کے مطابق درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) دم۔کم۔عالم۔جم۔غم وغیرہ غزل میں بطور استعمال ہوئے ہیں۔

(i) ردیف (ii) قافیہ

(iii) تشبیہ (iv) استعارہ

ب) غزل کے پانچویں شعر میں ''پھولیو'' سے شاعر کا مراد ہے:

(i) مغرور ہونا (ii) خوش ہونا

(iii) پریشان ہونا (iv) مایوس ہونا

ج) مقطع میں شاعر اپنے حال کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہی ہے:

(i) خوشی (ii) غم اور رونا

(iii) ہنسنا کھیلنا (iv) مایوسی

۳) ذیل اشعار مکمل کریں۔

الف) سلطنت پر نہیں ہے کچھ ....

ب) .... کے ہاتھ آوے جام سو جم ہے

ج) درد کا کچھ حال نہ پوچھو تم ....

د) مت عبادت پہ پھولیو ....

۴) ذیل مصرعوں کی وضاحت کریں۔

الف) دل صد چاک ہے گل خنداں

ب) جو شجر ہے سو نخلِ ماتم ہے

ج) وہی رونا ہے نت وہی غم ہے

۵) میر درد کے اسلوب سخن کے نمایاں پہلو بیان کریں۔

علم بیان علم بیان ایسے قاعدوں اور ضابطوں کا نام ہے جن کو جان لینے کے بعد ہم ایک ہی بات یا مضمون کو مختلف اور نو بہ نو طریقوں سے ادا کرسکیں اور ان میں سے ہر طریقہ دوسرے سے زیادہ واضح اور مؤثر ہو۔ مثلاً اکبر بہت دلیر ہے۔ انور شیر کی مانند ہے۔

اِن جملوں میں اکبر اور انور کی صفت بہادری کا ذکر ہوا اور اس صفت کا اظہار واضح اور مؤثر انداز میں کیا گیا ہے جو علم بیان کہلاتا ہے۔

علم صنائع بدائع لفظ صنائع صنعت کی جمع ہے۔ اس کے لغوی معنی ''ہنرمندی'' اور ''کاریگری'' کے ہیں۔ بدائع جو بدیع کی جمع ہے۔ جس کے لغوی معنی ''نئی اور انوکھی چیز'' کے ہیں۔ اصطلاحی مفہوم علم بدائع وہ علم ہے جس میں کلام کی خوبیوں پر بحث کی جائے اور کلام کی خوبیاں دو قسم کی ہیں۔ ایک لفظی خوبیاں اور دوسری معنوی خوبیاں ہیں اور ان کو دوسرے لفظوں صنائع لفظی اور صنائع معنوی کہتے ہیں۔ علم بدیع کے ذریعے کلام میں رنگینی، خوبصورتی اور دلکشی پیدا کی جاسکتی ہے اور ان طریقوں کے ذریعے تحریر اور تقریر کو بہتر اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔

علم صنائع و بدائع کی اقسام: اس کی اقسام حسب ذیل ہیں:

حُسن تعلیل، صنعت تضاد، مراۃ النظیر، تلمیح، صنعت ابہام، صنعت ترصیع، لف ونشر، اشتقاق، مبالغہ، صنعت تکرار

حسن تعلیل: ایسی صنعت کو کہتے ہیں۔ جس میں کسی چیز کی علت بیان کی جائے۔ لیکن حقیقت میں وہ اس کی علت نہ ہو۔ علت کے معنی ہیں وجہ یا سبب۔ شاعر حضرات اپنے کلام کو خوبصورت بنانے کے لیے حسن تعلیل کا سہارا لیتے ہیں۔

مثال: کہتا ہے کون نالہء بلبل کو بے اثر پردے میں گُل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

یعنی بلبل کے نالوں کی وجہ سے گُل کے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ مگر شاعر نے شعر میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے ایک وجہ بیان کر دی ہے۔

حسن تکرار یا صنعت تکرار جب کسی شعر میں ایک لفظ کی تکرار کی جائے یعنی وہ ایک سے زائد بار آئے تو اسے صنعت تکرار یا حسن تکرار کہتے ہیں مثلاً

ے روتے روتے کون سویا خاک پر — ہنستے ہنستے کس کا جھولا رہ گیا

صنعت تضاد جب کسی کلام میں دو ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہوں۔ مثلاً

ے ہنستے جو دیکھتے ہیں کسی کو کسی سے ہم — منہ دیکھ دیکھ روتے ہیں کس بے کسی سے ہم

اس شعر میں ''ہنسنا'' اور ''رونا'' ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہیں اور صنعت تضاد ہیں۔

مراۃ النظیر اس سے مراد کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے معنوں میں خاص مناسبت ہو لیکن یہ مناسبت تقابل اور تضاد کی نہ ہو۔ مثلاً باغ کا ذکر کر کے پھولوں کی رنگینی۔ اُس کی خوشبو، خوبصورتی اور تازگی سبھی کچھ بیان کرنا وغیرہ۔

ے چلتے ہو تو چمن کو چلیئے کہتے ہیں کہ بہاراں ہے

پات ہرے ہیں پھول کھلے ہیں کم کم بادو باراں ہے

تلمیح کسی مذہبی، تاریخی داستانی واقعے یا قصے کہانی کو دو تین الفاظ کی مدد سے اشارتاً بیان کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔

ے اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا — جام جم سے میرا جام سفال اچھا ہے

صنعت ابہام ابہام کے لغوی معنی ''چھپانے اور وہم'' کے ہیں لیکن اصطلاحی مفہوم کلام میں کوئی ایسا لفظ لانا جس کے دو معنی ہوں ایک کے معنی قریب اور دوسرے کے معنی دُور کے ہیں لیکن سننے یا پڑھنے والے کا ذہن معنی قریب کی طرف منتقل ہو۔

مثال:ے اک پھول کا مضمون ہو تو سو رنگ سے باندھوں — گلدستہ معنی کو عجب ڈھنگ سے باندھوں

شاعر کی مدعا بعید کا مفہوم ہے مگر پھول کی مناسبت سے قریبی مفہوم فوراً ذہن میں آجاتا ہے۔ یہی ایہام کی مثال ہے۔

صنعت ترصیع صنعت ترصیع سے مراد ایک مصرع موزوں کر لیں اور اس کے مقابل کوئی دوسرا مصرع اس طرح لائیں کہ اس مصرعے کا ہر لفظ ترتیب سے پہلے مصرع کا ہم قافیہ اور ہم وزن ہو۔

مثال:ے ہمت نے میری تجھے اُڑایا — غفلت نے تیری مجھے چھوڑ دیا

لف ونشر لفظ لف کے معنی "لپیٹنا" اور نشر کے معنی "پھیلانے اور کھولنے" کے ہیں۔ اصطلاح میں ان کے معنی ہیں کہ کلام میں کسی ایک بات کا ذکر ترتیب سے کریں پھر اس سے تعلق اور مناسبت رکھنے والی دوسری چیزوں کا ذکر اِسی ترتیب سے کیا جائے تو یہ "لف ونشر" کہلاتا ہے۔

مثال: ؎ تیرے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی

اشتقاق اشتقاق سے مراد کلام میں ایسے الفاظ کا جمع کرنا جو ایک ہی مصدر یا مادے سے بنے ہوں۔

مثال: ؎ میں نے روکا رات غالبؔ کو وگرنہ دیکھتے اُس کے سیلِ گریہ میں گردوں کفِ سیلاب تھا

مبالغہ کلام میں کسی شخص یا چیز کی تعریف یا مذمت اس حد تک کرنا کہ یہ بعید از قیاس ہو۔ تو اس کو مبالغہ کا نام دیا جاتا ہے۔

مثلاً: ؎ کیا نزاکت ہے کہ شاخِ گُل سے توڑا کوئی پھول آتشِ گُل سے پڑے چھالے تمہارے ہاتھ میں

۶) اس غزل میں پانچ صنائع بدائع تلاش کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو ایک ایسا ادبی پیراگراف پڑھنے کے لیے دیں جس میں مختلف صنعتوں کا استعمال ہوا ہو اور اُن سے ان صنعتوں کی نشان دہی کرائیں۔
۲۔ اساتذہ کرام کسی بھی مشق میں صنائع بدائع کا استعمال اس طرح کرائیں کہ طلبہ غلط فقرات کی درستی با آسانی کرسکیں۔
۳۔ خواجہ میر درد کی غزلیات میں موجود اصطلاحات کی شناخت کرائیں۔
۴۔ خواجہ میر درد کی چند اور غزلیات سنائیں۔

اشاراتِ سبق

۱۔ اُردو ادب میں خواجہ میر درد کے مقام سے آگاہ کریں۔
۲۔ اُردو شاعری میں صوفی شعراء کے کردار پر لیکچر دیں۔

غلام ہمدانی مصحفی

(حالاتِ زندگی)

غلام ہمدانی نام مصحفی تخلص تھا۔ ۱۷۵۱ء میں امروہہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۷۷۶ء میں عالم جوانی میں وطن چھوڑ کر دہلی پہنچے اور تحصیل علم اور مشق سخن میں مصروف ہوئے۔ بزرگانِ دہلی کی صحبتوں میں بیٹھ کر بہت جلد مشہور ہوئے۔ اُس وقت دہلی پر افلاس کا دور دورہ تھا۔ دیگر اہل ہنر کے ساتھ مصحفی بھی لکھنؤ چلے آئے۔ لکھنؤ میں ان کے مدِ مقابل انشاء تھے۔ انشاء اور مصحفی کی آپس میں ہنگامہ خیز مسابقت رہی اس مسابقت میں انشاء کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا اور مصحفی کو تلخ زندگی گزارنا پڑی تاہم میرؔ اور سوداؔ کے بعد انھیں اُستادِ فن کا درجہ ملا۔

مرزا سلیمان شکوہ نے ان کا معمولی وظیفہ مقرر کیا۔ جس میں گزر بسر کرنے لگے۔ مگر مفلسی کے باوجود خوش خلقی، خوش مزاجی اور طبیعت کی خداداد موزونیت نے انھیں ہر دل عزیز بنا دیا تھا۔ لکھنؤ میں ان کی کافی قدر ہوئی۔

مصحفی کی شہرت زیادہ تر ان کے دواوین اور تذکروں پر مبنی ہے۔ اُردو کے آٹھ دیوان ان کی یادگار ہیں۔ جن میں ہزاروں غزلیں، قطعے، قصائد وغیرہ موجود ہیں۔ مگر ان کا سرمایۂ حیات غزل ہے۔ مصحفی کے کلام میں میرؔ کا سوز و گداز، سودا کی بلند پردازی، درد کی سادگی، جرأت کی شوخی اور کہیں کہیں انشاء کا رنگ بھی ملتا ہے۔ غرض مصحفی نے ہر رنگ میں غزلیں کہی ہیں۔ ان میں بعض تو صفائی اور برجستگی میں لاجواب ہیں۔ ان کے کلام میں ترنم کی کیفیت اکثر موجود رہتی ہے۔

مصحفی کے کلام میں ایک خاص طرز کی نزاکت پائی جاتی ہے۔ یہ صفت خاص طور پر اُن شعروں میں موجود ہے جن میں کوئی حِسی تصویر کھینچتے ہیں یا نفسی واردات کو بیان کرتے ہیں۔ صحت زبان کا وہ بہت خیال رکھتے ہیں۔ دہلی اور لکھنؤ کی زبان میں محاورے و روزمرہ کا بڑا فرق ہے۔ مصحفی کی زندگی کا بیشتر حصہ لکھنؤ میں گزرا لیکن ان کی زبان میں دہلی کا لب ولہجہ قائم رہا۔ الفاظ کو پس و پیش اور مضمون کو کم و بیش کر کے شعر میں کھپاتے ہیں۔ ساتھ ہی اصل محاورہ کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ مصحفی ایک باکمال شاعر تھے۔ انھیں بہت اچھے شاگرد میسر آئے جو اپنے وقت کے استاد تھے۔ آتشؔ، میر خلیقؔ اور میر دبیرؔ وغیرہ۔ مزاج کے اعتبار سے بڑے متین اور سنجیدہ تھے۔ دردمند دل رکھتے تھے۔ آخری عمر میں مصحفی گوشہ نشین ہوگئے۔ ان کی آخری زندگی بڑی تنگدستی اور حسرت میں گزری۔ مصحفی نے بڑی عمر پائی اور ۱۸۲۴ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔

غزل

(غلام ہمدانی مصحفی)

مقاصدِ تدریس

- طلبہ کو استحسان کے اُصولوں سے آگاہ کرنا۔
- مصحفی کے کلام کے فنی اسلوب سے روشناس کروانا۔
- طلبہ کو نئی نئی تراکیب اور اصطلاحات سے آشنا کروانا۔

الفاظ و تراکیب

عدم	دل شاداں	حسرت و ارمان	دشت جنوں	گریباں
پردہ خاک	پردہ رخسار	مہ و تاباں	نہال	دیدہ گریاں

نہ گیا کوئی عدم کو دل شاداں لے کر
یاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت و ارماں لے کر

باغ وہ دشت جنوں تھا کہ کبھی جس میں سے
لالہ و گل گئے ثابت نہ گریباں لے کر

پردۂ خاک میں سو سو رہے جا کر افسوس
پردہ رخسار پر کیا کیا مہ و تاباں لے کر

ابر کی طرح سے کر دیویں گے عالم کو نہال
ہم جدھر جاویں گے یہ دیدہ گریاں لے کر

پھر گئی سوئے اسیراں قفس بادِ صبا
خبر آمد ایام بہاراں لے کر

مصحفی گوشہ عزلت کو سمجھ تختِ شہی
کیا کرے گا تو عبث تخت سلیماں لے کر

(کلیاتِ مصحفی)

مشق

۱) ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

الف) مطلع کے شعر میں شاعر کیا بتانا چاہتا ہے؟

ب) دوسرے شعر میں شاعر نے "باغ" کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟

ج) غزل کے تیسرے شعر میں شاعر نے "مہ و تاباں" سے کیا مُراد لی ہے؟

د) بقول شاعر "پردہ خاک" میں جا کر کون سوئے؟

ہ) شاعر نے مقطع کے شعر میں کیا کہا ہے؟

و) اس غزل میں مستعمل تراکیب کی نشاندہی کریں۔

ز) چوتھے شعر میں شاعر کی "عالم کو نہال" کرنے سے کیا مُراد ہے؟

ح) بادِ صبا کیا خبر لے کر آئی؟

۲) غزل کے اشعار کی روشنی میں درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) غزل کی ردیف ہے

(i) شاداں، ارماں (ii) کر

(iii) لے کر

ب) غزل کے قافیے ہیں

(i) ارماں، گریباں، تاباں (ii) پردہ خاک، اسیراں قفس، تخت سلیماں

(iii) عبث، حسرت، عزلت

ج) مصحفی گوشہ عزلت کو سمجھ تخت شہی کیا کرے گا تو عبث تخت سلیماں لے کر

شعری اصطلاح میں کہلاتا ہے؟

(i) مقطع (iii) تشبیہ

(iv) مطلع

د) نہ گیا کوئی عدم کو دل شاداں لے کر — یاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت وارماں لے کر

شعری اصطلاح میں ہے:

(i) مطلع (ii) مقطع (iii) لف ونشر

۳) غزل کے آخری دو اشعار کی تشریح کریں۔

۴) ذیل تراکیب کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے مفہوم واضح ہو جائیں۔

پردہ خاک، بادصبا، دیدہ گریاں، گوشہ عزلت، تخت شہی۔

۵) غزل اور نظم میں فرق واضح کیجئے۔

غزل	نظم
۱) غزل پانچ، سات، نو یا گیارہ اشعار پر مشتمل ہوتی ہے۔	۱) نظم کے اشعار پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔
۲) غزل صرف عشق و محبت کے مضامین پر مشتمل ہوتی ہے۔	۲) نظم کا میدان وسیع ہوتا ہے۔ اور فنی لوازمات کی قید بھی کم ہوتی ہے۔
۳) غزل میں ہیت کی پابندی ضروری ہے۔	۳) نظم میں خاص انداز یا ہیت کی پابندی نہیں ہوتی۔
۴) غزل کا ہر شعر الگ مفہوم دیتا ہے۔ اس کا تعلق دوسرے اشعار سے ہونا لازمی نہیں۔	۴) نظم کا ہر شعر دوسرے شعر سے زنجیر کی کڑی کی طرح مربوط ہوتا ہے۔
۵) غزل میں قافیے کی پابندی ضروری ہے۔	۵) نظم میں قافیے کی پابندی ضروری نہیں۔ ہر شعر کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔
۶) غزل میں ردیف کی پابندی ضروری ہے۔	۶) نظم ردیف کے مستقل التزام سے بھی آزاد ہوتا ہے۔
۷) غزل وہ قطرہ ہے۔ جس میں سمندر سمٹ جاتا ہے۔	۷) ہزاروں نظمیں ملکر بھی وہ تاثر پیدا نہیں کر سکتیں جو غزل کا ایک شعر کر جاتا ہے۔

۶) غزل کے اشعار میں جن فنِ صنائع کا استعمال کیا گیا ہے ان کی وضاحت کریں۔

۷) اُردو کلاسیکی غزل کی روشنی میں غلام ہمدانی مصحفی کے کلام کے فنی محاسن بیان کریں۔

لغت میں مجازی معنوں کا استعمال

جب کوئی لفظ اپنے اصلی معنوں کی بجائے غیر حقیقی اور غیر وضعی معنوں میں استعمال ہو تو اس کو مجاز کہتے ہیں۔ جیسے ''یہ کام میرے ہاتھ میں ہے'' اس مثال میں ''ہاتھ'' کا لفظ اپنے مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس سے مراد ''قدرت'' ہے۔ ''وہ دیکھو! میرا چاند آ گیا'' اس جملے میں چاند اصلی معنوں میں استعمال نہیں ہوا بلکہ ''چاند'' سے مراد ''خوبصورت بیٹا'' ہے۔

۱۔ مجاز شرعی: کسی لفظ کو اس کے شرعی معنوں کے علاوہ کسی اور معنوں میں استعمال کرنا مجاز شرعی کہلاتا ہے۔ جیسے صلوٰۃ کا لفظ نماز کے لیے مخصوص ہے۔ مگر اِسے دُعا کے معنوں میں استعمال کرنا۔ قرآن میں بھی اِس لفظ کو اِس کے مجازی معنوں میں استعمال کرتے ہوئے اللہ ربّ العزت نے فرمایا ''آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی دُعا اِن کے لیے وجہ سکون ہے''۔

۲۔ مجاز لغوی: کسی لفظ کو اس کے لغوی معنوں کی بجائے کسی اور مفہوم میں استعمال کرنا مجاز لغوی کہلاتا ہے۔

جیسے: ؎ سب پہ جس بار نے گرانی کی — اُس کو یہ ناتواں اُٹھا لایا (میرؔ)

۳۔ مجاز عرفی عام: کسی لفظ کو اس کے عام اصطلاحی معنوں میں استعمال کرنے کی بجائے کسی اور معنوں میں استعمال کرنا مجاز عرفی عام کہلاتا ہے۔ مثلاً حیوان کے معنی جاندار کے ہیں مگر اِس لفظ کو انسان کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ کہنا کہ ''وہ تو پورا حیوان ہے''۔ یعنی بہت غیر مہذب ہے، مجاز عرفی کہلاتا ہے۔

۴۔ مجاز عرفی خاص: کسی خاص فرقہ یا گروہ کی اصطلاح کو کسی اور معنی میں استعمال کرنا مجاز عرفی خاص کہلاتا ہے۔ مثلاً حقیقت کا لفظ صوفیا کی ایک خاص اصطلاح ہے لیکن اِسے اصلیت کے معنوں میں استعمال کرنا مجاز عرفی خاص کہلائے گا۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے لغت کا اصطلاحی معنی، سیلنگ اور بول چال کے حوالے سے استعمال کروائیں۔
۲۔ اساتذہ طلبہ کے درمیان غزل پر استحسانی لحاظ سے گفتگو اور مباحثہ کروائیں۔
۳۔ طلبہ غلام ہمدانی مصحفیؔ کی چند اور غزلیات بھی اپنی کاپی میں لکھیں۔

اشاراتِ سبق

۱) طلبہ کو اُردو ادب میں غزل کی مقبولیت کی وجوہات بتا دیں۔
۲) طلبہ کو مقطع اور مطلع کا فرق بتائیں۔
۳) طلبہ کو اُردو ادب میں غلام ہمدانی مصحفیؔ کی شاعرانہ عظمت کے بارے میں بتا دیں۔

نواب مرزا خان داغؔ

(حالاتِ زندگی)

نواب مرزا خان داغؔ ۱۸۳۱ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نواب شمس الدین نواب لوہارو کے بھائی تھے۔ والد کی وفات کے بعد ان کی والدہ نے شہزادہ فتح الملک سے شادی کرلی۔ اُس وقت ان کی عمر تقریباً چھ سات برس تھی۔ یہ بھی والدہ کے ساتھ شاہی قلعہ میں رہنے لگے اور وہیں شہزادوں کے ساتھ تعلیم و تربیت پائی۔

شروع ہی سے شعر و شاعری کی طرف مائل ہوئے۔ ذوقؔ جیسا اُستاد ملا جن سے اصلاح لیتے رہے۔ جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے ہنگامے کے بعد پہلے رامپور پھر دکن چلے آئے۔ یہاں نظام دکن نواب محبوب علی خان نے اپنا استاد مقرر کیا۔

داغ اپنے زمانے کے مشہور شاعر تھے۔ انھوں نے قصیدے بھی کہے اور مثنویاں بھی لکھیں۔ لیکن ان کی شہرت کا اصل سبب غزل گوئی ہے۔ ان کی زبان فصیح اور سادہ ہے اور بیان میں شوخی اور بانکپن کا عنصر نمایاں ہے۔ یہ خوبیاں ایسی ہیں جو بہت کم شعراء کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ داغ کے کلام کو جس قدر مقبولیت اُردو شاعری میں حاصل ہوئی، بیسویں صدی تک میرؔ اور غالبؔ کے علاوہ کسی دوسرے شاعر کو نصیب نہیں ہوئی۔

داغؔ نے اپنی شاعری میں روزمرہ اور محاورہ کا خاص خیال رکھا ہے۔ ان کی شاعری میں فکر و خیال کی گہرائی اور فلسفیانہ نقطہ نظر بالکل نہیں ملتا۔ وہ عشق و محبت کے شاعر ہیں اور زندگی کو بھی ایک رند کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ داغؔ کے لب و لہجہ میں جوش، تازگی، چہک اور مہک پائی جاتی ہے۔ طنز و مزاح، طعنہ، گدگدی اور پھبتی اُن کی ظرافت کے مختلف رنگ ہیں۔ ان کے کلام میں چٹخارہ ہے۔ اُردو غزل کی روایت میں داغؔ کو ایک بلند مقام حاصل ہے۔ انھوں نے شاعری کے ایک دور کو متاثر کیا۔ اُس زمانے میں داغؔ کے سامنے کسی کا چراغ نہ جل سکا۔

''گلزار داغ'' آفتاب داغ ''دیوان داغ'' اور ''مہتاب داغ'' اُن کی یادگار تصانیف ہیں۔ ان کا انتقال ۱۹۰۵ء کو دہلی میں ہوا۔

غزل

(نواب مرزا داغ دہلوی)

مقاصدِ تدریس

- کسی بھی ادبی فن پارے میں استعمال کیے گئے الفاظ و اصطلاحاتِ سمجھانا۔
- اُردو کلاسیکی غزل میں داغ کی اہمیت بتانا۔
- داغ دہلوی کی غزل کی خوبیوں اور تراکیب سے طلبہ کو آشنا کروانا۔

الفاظ و تراکیب

دوئی	ثانی	حجابوں	تجلی
جلوہ آراء	تصور	تنہا	پردا

اِن آنکھوں نے کیا کیا تماشہ نہ دیکھا
حقیقت میں جو دیکھنا تھا نہ دیکھا

تجھے دیکھ کر وہ دُوئی اُٹھ گئی ہے
کہ اپنا بھی ثانی نہ پایا نہ دیکھا

اِن آنکھوں کے قربان جاؤں جنہوں نے
ہزاروں حجابوں میں پردہ نہ دیکھا

نہ ہمت نہ قسمت نہ دل ہے نہ آنکھیں
نہ ڈھونڈا نہ سمجھا نہ پایا نہ دیکھا

وہ کب دیکھ سکتا ہے اُس کی تجلی
جس انسان نے اپنا جلوہ نہ دیکھا

اِسے دیکھ کر اور کو بھی جو دیکھے
کوئی دیکھنے والا ایسا نہ دیکھا

تیری یاد ہے یا ہے تیرا تصور
کبھی داغ کو ہم نے تنہا نہ دیکھا

(دیوانِ داغ)

مشق

۱) ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

الف) اس غزل کے مطلع کے شعر میں شاعر کا ''حقیقت'' سے کیا مراد ہے؟

ب) غزل کے تیسرے شعر میں شاعر کن آنکھوں پر قربان ہونے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔

ج) غزل کے پانچویں شعر میں شاعر کے خیال کے مطابق کوئی شخص اُس کے محبوب کی تجلّی کیوں نہیں دیکھ سکتا؟

د) غزل کے مقطع میں شاعر نے 'داغ' کو کبھی تنہا کیوں نہیں دیکھا ہے؟

۲) کالم الف میں دیئے گئے الفاظ کالم ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں اور جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
پہلا شعر	مقطع	....
نہ دیکھا	اللہ تعالیٰ	....
آخری شعر	مطلع	....
وہ تھا جلوہ آراء	تخلص	....
داغؔ	ردیف	....

۳) غزل کے دوسرے اور چوتھے شعر کی تشریح کریں۔

۴) داغ دہلوی کے شعری محاسن اور فنی خوبیوں پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

۵) اسلوب داغ کی روشنی میں اُن کے کلام کی خصوصیات مثالوں کے ذریعے بیان کریں۔

قصیدہ قصیدہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ارادے کے ہیں۔ اس کے لغوی معنی مغز اور گودے کے آتے ہیں۔ چونکہ قصیدے میں شاعر کسی زندہ شخص کی تعریف و توصیف، بہادری، جوانمردی کا تذکرہ پاکیزہ اشعار میں کرتا ہے۔ اس لیے اس صنف سخن کو قصیدہ کہتے ہیں۔

ہیئت کے اعتبار سے قصیدہ غزل کی مانند ہے اِس کے پہلے شعر کو جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں مطلع کہتے ہیں اور آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔ باقی اشعار میں غزل کی طرح ردیف یا قافیے کی پابندی کی جاتی ہے۔ قصیدے کے آخری شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ جیسے مقطع کہتے ہیں۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ میں ادبی مطالعے کا ذوق پیدا کرنے کے لیے انھیں کالج کی لائبریری لے جا کر انتخاب کتب کروائیں اور ساتھ زندگی کے مسائل کے حوالے سے اُن سے تحریری ردِعمل کا اظہار کروائیں۔

۲۔ اساتذہ کرام طلبہ کو کسی بھی علمی مضمون میں استعمال کیے گئے اصطلاحات کا ادراک کروائیں۔

۳۔ استاد طلبہ کو داغ کی ایک مثنوی اور ایک قصیدہ سنائیں اور طلبہ کو کاپی میں نوٹ کرنے کی ہدایت کریں۔

اشاراتِ سبق

۱) طلبہ کے سامنے مثنوی اور قصیدے کی وضاحت کریں۔

۲) طلبہ کو تشبیہ اور استعارے کی چند مثالیں بتائیں۔

۳) طلبہ کو اُردو ادب میں داغ دہلوی کے مقام سے آگاہ کیا جائے۔

۴) طلبہ کو داغ دہلوی کی شاعری کی فنی خوبیوں پر ایک سیر حاصل لیکچر دیں۔

فرہنگ

حصہ نثر

نظریہ پاکستان (ڈاکٹر غلام مصطفیٰ)

الفاظ	معانی
اخوت	بھائی چارہ
الحاد	بے دینی
احساس کمتری	اپنے آپ کو کم تر سمجھنا
استوار کرنا	مضبوط کرنا
اسلامی قدریں	وہ باتیں جنھیں اسلام میں قدر اور احترام سے دیکھا جاتا ہے
انتشار	تتر بتر ہونا، بکھر جانا
باہمی اتفاق	آپس میں اتفاق
چھوت چھات	ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کم ذات ہندو سے اگر کسی اونچی ذات ہندو کا بدن چھو جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے
حجاز	سرزمین عرب جہاں مکہ، مدینہ آباد ہیں
خودمختیار	آزاد، اختیار رکھنے والا
رواداری	دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا
زک	نقصان
سنگھٹن تحریک	اس تحریک کا مقصد مسلمانوں کو ہندو بنانا تھا
شاہ ولی اللہ	دہلی کے معروف عالم دین، معلم، مصلح اور رہنما
شدھی تحریک	ہندو قوم پرستوں نے ایک تحریک چلائی جس کا مقصد ہندو مذہب کی تبلیغ تھی
شیوہ	طریقہ، روش، دستور، ڈھنگ
عمل پیہم	مسلسل کام کرتے رہنا
عملی جامہ پہنانا	عمل کر کے دکھانا

الفاظ	معانی
عمل دخل	اختیار، قبضہ
عناد	دشمنی
غلبہ	قابو پانا، بالادستی
فروغ	چمک، روشنی، ترقی
فریب	دھوکہ
فلاح و بہبود	بھلائی اور اچھائی
قیاس	اندازہ، سوچ، تصور، گمان
قرارداد پاکستان	۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور کے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں یہ فیصلہ کرنا کہ ہندوستان کے مسلمان ایک الگ وطن چاہتے ہیں
مفاہمت	ایک دوسرے کی بات سمجھنا اور مان لینا

گزرا ہوا زمانہ (سر سید احمد خان)

الفاظ	معانی
اپنے تئیں	اپنے آپ
ادھیڑ پن	سوچ بچار، غور و فکر، کشمکش، الجھن
اکیلا پن	تنہائی
بے مروت	بے لحاظ
پاش پاش ہونا	ٹکڑے ٹکڑے ہونا
تسخیر	قبضہ کرنا، فتح کرنا
ٹٹول ٹٹول	تلاش تلاش کر کے، غور سے تلاش کرنا
ٹکٹکی باندھ کر	کسی کی طرف برابر گھورتے رہنا
جوبن	جوانی
ڈراونی	خوفناک
رسیلی	خوش وضع
سڈول ڈیل	خوشنما، خوبصورت جسم والا
ساعی	دوڑ دھوپ، کوشش کرنے والا

الفاظ	معانی
کج خلقی	بدمزاجی، بداخلاقی
کھنڈر	ویرانہ
گھٹا	بادل
گل کر	ختم ہوکر
لڑکپن	بچپن اور جوانی کے درمیان کا زمانہ
مبنی	مشتمل
مکتب	سکول
نورانی چہرہ	روشن چہرہ
ولولہ	جوش، جذبہ، اُمنگ، شوق

نئی دہلی کی ایک تعمیر (مولوی ذکاء اللہ)

آرکی ٹیکچر	نقشہ نویسی
استوائی	خط استواء کا علاقہ
افتادہ	تھکا ہوا، ناکارہ، دور
اہتمام	انتظام، التزام
اسپ بادرفتار	ہوا کی رفتار سے دوڑنے والا گھوڑا، تیز چلنے والا گھوڑا
پردہ نشیں	پردے میں رہنے والی چیز، عورت
حسانت	خوبصورتی
حصار	گھیرا، چاردیواری
دایہ گیری	بچے کی پرورش کرنے والی خاتون
سبقت	برتری
سعی	کوشش
شملہ	ہندوستان کا ایک صحت افزاء مقام
طاری ہونا	چھا جانا، غلبہ پانا
علت	برائی، خامی
طاقچہ	دیوار میں بنی الماری
فیض رسانی	فائدہ پہنچانا

الفاظ	معانی
قلعہ معلیٰ	بلند قلعہ، مغلیہ دور کا بنا ہوا قلعہ
قطعہ زمین	زمین کا ٹکڑا
گدڑی	لباس جس میں کافی پیوند لگے ہوں، وہ بازار جس میں ہر قسم کی پرانی چیزیں بکتی ہیں
گراں قیمت	قیمتی
محاذات	مساوی، برابری، مقابلہ، آمنے سامنے
نعمت عظمیٰ	بہت بڑی نعمت
ناف شہر	شہر کا درمیان
منطقی دلائل	وہ دلائل جو سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرے

ادب کیا ہے؟ (ڈاکٹر سید عبداللہ)

اختراع	نئی بات نکالنا
ادراک حقیقت	حقیقت کو پہچاننا
انبساط	خوشی، شادمانی
انواع	رنگا رنگ، بھانت بھانت
بالعموم	عام طور پر
تاثراتی	اثر والی
تزکیہ نفوس	نفس کو پاک کرنا
ترکیب	بناوٹ، ساخت
تحلیل	ختم ہونا، کمزور ہونا، ہضم ہو جانا
تفریح نفس	نفس کو خوش کرنا
تمثیلی	مشابہت، تشبیہ، ڈرامائی
جامع	مکمل
جلوہ گر ہونا	نمودار ہونا
خودنوشت	خود لکھنا
ارجوزہ	قدیم عربی صنفِ شاعری جس میں مدح سرائی کی جاتی تھی

الفاظ	معانی
فنون لطیفہ	دلچسپ باتوں کی کاریگری
قوت مخترعہ	تخلیق والی قوت
حاوی ہونا	قابو پانا، غلبہ پانا

تنقید میں توازن (ڈاکٹر عبادت بریلوی)

الفاظ	معانی
استوار	مضبوط، محکم
اضطراری	پریشانی کا عالم
امتزاج	آمیزش، ہم آہنگی
برانگیختہ	آپے سے باہر ہونا، انتہائی غصے میں آنا
تخلیق	پیدا کیا گیا
جبلت	فطرت، اصلی طبیعت
جمالیاتی	خوبصورتی، حُسن
شعور	عقل، فکر
ظہور پذیر ہونا	ظاہر ہونا
فیاضی	سخاوت
گامزن	تیز چلنے والا
لازم وملزوم	ایک دوسرے سے وابستہ، تعلق، واجب، ضروری
متلاشی	تلاش کرنے والا
مجسم	جسم دار، وہ چیز جس کا طول وعرض ہو
معنویت	باطن پن
ممدو معاون	مددگار، ساتھی
منطقی دلائل	وہ دلائل جو سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرے
نقاد	تنقید کرنے والا
نظریہ حیات	زندگی کا اصول
ہم آہنگی	امتزاج، آمیزش

آبادی اور منصوبہ بندی (مؤلفین)

الفاظ	معانی
آگاہی ہونا	واقف ہونا
ہم آہنگ	ہم آواز
اقتصادی ترقی	معاشی ترقی
باہمی تعلقات	آپس کے تعلقات
بے تحاشا	بہت زیادہ
تغافل	غفلت، لاپرواہی
ثقافت	کلچر
سبز انقلاب	زرعی انقلاب
سول سوسائٹی	سول سے مراد تمدنی اور سوسائٹی سے مراد معاشرہ اصطلاحاً وہ لوگ جو عوام میں وجود تو رکھتے ہیں مگر کسی منظم پارٹی سے تعلق نہیں ہوتا۔
شعور	عقل، شعور
شرح اموات	اموات کی تعداد
شرح افزائش	زیادہ ہونے اور بڑھوتی کی شرح/تعداد
ماہر معاشیات	معیشت کا تجربہ رکھنے والا
موجب	سبب، وجہ
میڈیا	نشرواشاعت
ملین	دس لاکھ
ورلڈ پاپولیشن ڈے	پیدائش کا عالمی دن
ذہنیات	ذہن سے تعلق رکھنے والی چیزیں
ریختی	وہ نظم جو عورتوں کی بولی میں کہی جائے
سامع	سننے والا
شہر آشوب	وہ نظم جس میں کسی شہر کی پریشانی و بربادی کا ذکر ہو
غنائی شاعری	نغمے والی شاعری
فضائل باطنی	پوشیدہ کمالات، ہنر
قاری	پڑھنے والا
قومی سورما	طاقتور

الفاظ	معانی
کارندہ	محنتی، کام کرنے والا، مزدور کارکن

تباہی، تباہی، تباہی (رتن ناتھ سرشار)

الفاظ	معانی
آفت ڈھانا	مصیبت ڈھانا
آزمودہ کار	تجربہ کار
اپیلٹن	وینشیا کا شوہر
امواجِ بحر	سمندر کی لہریں
بسالت	بہادری، شجاعت
بقا	قیام، دوام، پائیداری، باقی رہنا
بلیغ	اعلیٰ درجے کا کلام، فصیح البیان
بھولا پن	سادگی
پینک	افیون کی اُونگھ، غفلت
تلاطم	طوفان
تشفی	تسلی
تیکھی	سجیلا، البیلی، رعنا، بانکی، ٹیڑھی، ترچھی
ٹاپو	جزیرہ، خشکی کا ٹکڑا جو چاروں طرف سے پانی میں گھرا ہو
جان جوکھم میں ڈالنا	جان خطرے میں ڈالنا، مصیبت میں پھنسنا
جگر خراش	دل کو زخمی کرنے والی چیز
چارا	علاج
حزن و ملال	غمگین، رنجیدہ
خفتگانِ تہہ خاک	قبر کے مردے
درم ناخریدا غلام	غلام جو زرخرید نہ ہو
رقیق القلب	نرم دل
زہرہ آب آب ہونا	حوصلہ ہارنا
عروس	سنگھار کی ہوئی دُلہن
غرقاب	غرق ہونا، پانی میں ڈوبا ہوا

الفاظ	معانی
لائف بوٹس	بچاؤ کی کشتی، وہ کشتی جو جہاز میں بچاؤ کے وقت استعمال کے لئے رکھی جاتی ہے
موفور	بکثرت، مکمل
ناہنجار	بے ذات، بے طریقہ

آنگن (خدیجہ مستور)

الفاظ	معانی
آنگن	گھر کا صحن
آویزش	ملاوٹ
اشتیاق	شوق، آرزو
جی اُمنڈنا	دل بھر آنا
تیرگی	تاریکی، اندھیرا، جہالت
جھلا اُٹھنا	غصے میں آنا
چنڈ	ایک قسم کا نشہ جو افیون پانی میں پکا کر حقے میں پیا جاتا ہے
دلکشی	دل پسند، خوبصورت، خوب صورتی
دھوم دھام	زور و شور
دھیرے دھیرے	آہستہ آہستہ، آرام سے
روڑے اٹکانا	رکاوٹ پیدا کرنا
سنیچر	بُری گھڑی
فتور	خرابی
کٹر	سخت گیر
کھسیا کر	شرمندہ ہو کر
کٹھ پتلی	بے اختیار شخص
گوڈا	گھٹنا، زانو
مانجھے بٹھانا	دُلہن کو شادی سے کئی روز قبل بٹھایا جاتا ہے اور سہیلیاں اُس کے گرد جمع ہوتی ہیں
میکے	عورت کے والدین کا گھر

رستم وسہراب (آغا حشر)

الفاظ	معانی
اُلفت	محبت
پاش پاش ہونا	ٹکڑے ٹکڑے ہونا
جلاد	قتل کرنے والا
حقیر	معمولی، گھٹیا، نکما
خونخوار	خون پینے والا مراد ظالم
دُہائی دینا	واسطہ دینا
زال	رستم کا والد
سام	رستم کا دادا
سجدہ ہائے نیاز	عاجزی کا سجدہ
کریم و رحیم	رحم اور کرم کرنے والا
قہر و غضب	اللہ تعالیٰ کا عذاب اور غضب
قسمت کا ہیٹا	قسمت کا مارا
کوکھ	بطن، پیٹ
ناشاد	ناخوش
گھات	تاک، موقع
گہوارہ	پنگھوڑا
ممتا	ماں کی محبت
موذی حیوان	ظالم درندہ
ناشاد	ناخوش
نریمان	رستم کے خاندان کا فرد
نقارہ	ڈھول، نوبت، مسجد کے اعلان کا ذریعہ
نہاں	پوشیدہ، چھپا ہوا
ہومان، بازمان ہجیر	سہراب کے تین لشکری

مرزا غالب بندر روڈ پر (خواجہ معین الدین)

الفاظ	معانی
بازیچہ اطفال	بچوں کا کھیل، معمولی بات
بساط اُلٹنا	تختہ اُلٹنا، حیثیت ختم ہونا
بھاڑ میں جھونکنا	آگ میں ڈالنا، ضائع کرنا
جماہی لینا/ جمائی لینا	انگڑائی لینا، جسم میں ذرا تناؤ آ کر منہ کا کھل جانا
رکھوالی	چوکیداری
سوانگ	روپ
شہر خموشاں	قبرستان
عصا	ڈنڈا
فٹ پاتھ	فٹ پاتھ
قندیل	چراغ، لالٹین
گئوشالہ	گایوں کے رہنے کی جگہ
ناٹک کمپنی	ڈرامہ کمپنی
نیم ہویدا	آدھا کھلا ہوا، نیم عیاں

چلتے ہو تو چین چلو (ابنِ انشاء)

الفاظ	معانی
آثار	علامات
آسیبی ماحول	ایسی جگہ جہاں جنون اور بھوتوں کا اثر ہو
آلائش	گندگی
آنچ کرنے سے	ضد پڑنے سے
اندیشہ	ڈر
انواع و اقسام	قسم قسم کی
امتدادِ زمانہ	زمانے کی طوالت
اصرار	تکرار
بالانشیں	مراد زیادہ فائدہ
بایں ہمہ	باوجود ان تمام باتوں کے
پایہ تخت	دارالحکومت
تحقیق	حقیقت معلوم کرنا
تسلسل	مسلسل، سلسلہ
تاخت و تاراج	حملہ اور لوٹ مار

الفاظ	معانی
تجسس	جستجو
تمول	دولت مند
چوبی کا	لکڑی کا
خستہ	خراب حال، بوسیدہ
رپٹ	پھسلنا
صغر سنی	کم عمری
غلام گردشیں	برآمدے
لذائذ	لذت کی جمع
مشروب	پینے کا شربت
مقابر	مقبرے کی جمع
نواحات	اِردگرد
نعلین در بغلین	جوتیاں بغل میں ہونا
وحشت	گھبراہٹ، خوف
ہجوم	مجمع

بابل کے کھنڈرات (جمیل الدین عالی)

ارتعاش	کانپنا، کپکپی
استخوان	کھلی، ہڈی
اَن گنت	بے شمار
بام عروج	زیادہ بلندی پر
پیچ در پیچ	بل پر بل پڑا ہوا، نہایت پیچیدہ
پاداش	عوض، بدلہ، صلہ
پیوست	جڑا ہوا، چھپا ہوا
جبروت	غرور، تکبر
دہریہ	خدا یا دیوتا کو نہ ماننے والا
دولت وحشمت	امیری اور شان وشوکت
ریشم	ملائم کپڑا، دھاگہ
عشرت خانہ	عیش وعشرت کرنے کا مقام

الفاظ	معانی
عظمت رفتہ	ماضی کی برتری، بڑائی
غلغلے	ہنگامہ، شور وغل
قانون دہندہ	قانون دینے والا
قدامت	قدیم، پرانا
کھنڈر	ویران جگہ، ویران مکان
گستاخ	بے ادب
لبادہ	چغہ، جبہ
مطلق العنان	آزاد، بے باک، خودسر
مخبوط الحواس	پاگل، سودائی
محتسب	حساب لینے والا
مفلوک الحال	تباہ حال، خستہ حال
منسوب	نسبت کیا گیا
نقوش	کندہ کی ہوئی چیزیں
سنجاب	چوہے سے ذرا بڑا جانور جس کی ملائم اور ریشم دار کھال کی پوستین بناتے ہیں
شاہانہ نمود	بادشاہوں کی طرح شان وشوکت

خطوطِ غالب (مرزا غالب)

آزردہ	پریشان، غمگین، ستایا ہوا
آشنا	واقف
بلی ماروں	دہلی کے ایک محلے کا نام جہاں غالب رہتے تھے
بہ آئین مناسب	مناسب طریقے سے
پہر دن چڑھے	سورج کا کافی اوپر آنا، تقریباً نو بجے صبح
تردد	اندیشہ، فکر
تلف ہونا	ضائع ہونا
جان سے مرنا	بیماری کے باعث تکلیف میں ہونا
جیوڑا	مرجانا، جان نکلنا
دیباچہ	کتاب کا پیش لفظ

الفاظ	معانی
رفع ہوگیا	دُور ہوگیا
گاہے گاہے	کبھی کبھار
لال کنواں	دہلی کے محلے کا نام
مداح	تعریف
مدار	انحصار، موقوف، بات ٹھہرنا
ناز	فخر
نامہ نگاری	مکتوب نگاری
ننگ آفرینش	مخلوق کی شرم یا مخلوق کے لیے شرم
وسوسہ	اندیشہ، ڈر، خوف
ہرکارہ	ڈاکیا، پوسٹ میں، خط لانے والا

مکاتیب اقبال (علامہ اقبال)

الفاظ	معانی
آزمائشی طور پر	تجرباتی طور پر
احباب	حبیب کی جمع، دوست
آفاقہ	مرض میں بہتری آنا
اسلامی معاشرت	اسلامی طریقے پر رہن سہن
اطمینانِ قلب	دلی سکون
بے فکر	بے پرواہ، آزاد
توفیق	ہمت
جاہ و منصب	شان وشوکت اور مرتبہ
حقائق اسلام	اسلام کی سچی باتیں، حقیقت
دل خوش کن	دل کو خوش کرنا
روحانیت	روحی طاقت
رسوخ	رسائی
سعادت حج	حج کرنے کی خوش نصیبی
صاحبزادہ	مراد بیٹا
مخلصین	مخلص دوست
مخدوم الملک	قابل تعظیم بادشاہ

الفاظ	معانی
نگہداشت	پرورش
نشر و اشاعت	نشر کرنا اور شائع کرنا
علم اسلام	اسلام کا جھنڈا
ورثہ	میراث، ترکہ

کلام مست توکلی (ڈاکٹر شاہ محمد مری)

الفاظ	معانی
بانبور	اصل تلفظ بمبور ہے، کوہلو کے ایک پہاڑ کا نام ہے
باہم مجمع	یکجا ہوکر
بچنی	تحصیل دُکی کے ایک دریا کا نام
ترخان	پہاڑ کا نام
تنکڑی	تحصیل دُکی میں گاؤں کا نام
ڈائنٹر	پہاڑ کا نام
دسترانی	پہاڑ کا نام
روضہ	مقبرہ
ساعت	گھڑی
سایہ فگن	سایہ کردینا
کاہان	ضلع کوہلو کی ایک تحصیل کا نام
کپڑی	پہاڑ کا نام
کم آب علاقے	وہ علاقے جہاں کم پانی موجود ہو
گھن گرج	بادلوں کا گرجنا
مانٹرکی	مست توکلی کا گاؤں

نیکی اور بدی (سید عابد شاہ عابد)

الفاظ	معانی
امراض	جمع مرض، بیماریاں
اولسی نکلونہ	پشتو زبان کا لفظ مراد عوامی کہانیاں
بیدار	ہوشیار، چوکنا، جاگتا ہوا
بے بنیاد	بے مقصد
بھولاپن	سادگی

الفاظ	معانی
پسینے سے شرابور	پسینے میں بھیگا ہوا
پھولا نہ سمانا	بہت خوش ہونا
تاکید	ہدایت
تانتا	مجمع، بھیڑ، ہجوم
تیکھی	تیز مزاج، البیلی، ٹیڑھی
حامی و ناصر	مددگار، ساتھی
عروس	دلہن۔
حکماء	جمع حکیم، طبیب
جسامت	جسیم ہونا، ڈول ڈیل
جھپٹنا	حملہ کرنا
خفتگان تہہ خاک	زمین کے نیچے سوئے ہوئے لوگ مراد مردے
دست بردار ہونا	الگ ہونا، چھوڑ دینا
دنگ رہ جانا	حیران رہ جانا
حسب معمول	دستور کے مطابق، روزانہ کوئی کام کرنا
سرگرداں	پریشان، آوارہ
لباس تن زیب کرنا	بدن پر پہنا ہوا لباس
مضر	نقصان دِہ، زک پہنچانے والا
نشیب و فراز	اونچ نیچ یعنی زمانے کی سختیاں
نیم حکیم	ناتجربہ کار جس سے کام بگڑ جائے

حصہ نظم

حمد (ماہر القادری)

الفاظ	معانی
آبشار	قدرتی طور پر اونچائی سے گرنے والا پانی
آمرزگار	معاف کرنے والا مراد اللہ تعالیٰ
پردہ دار	بھیدی، محرم
پردہ کشا	پردہ یا غیب ظاہر کرنا
تسکین روح	روح کو سکون ملنا
جل شانہٗ	اللہ کی عظمت اور شان بڑی ہے

الفاظ	معانی
صلصل	فاختہ، قمری
طاؤس	مور پرندہ
قضا قدر	تقدیر الٰہی، اللہ کی مرضی
کارساز	قادر مطلق، کام بنانے
لیل و نہار	دن اور رات
موجِ نسیم	صبح کی ٹھنڈی ہوا
مہر و ماہ	چاند اور سورج
نغمہ سنج	گیت گانا
وابستہ	تعلق

نعت (محسن کاکوروی)

الفاظ	معانی
ازل	پیدائش سے/ ابتداء سے
بیان	گفتگو
خوانداہ	تعلیم یافتہ
درود	وہ دعا جو حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر پڑھی جائے
رُتبہ	درجہ
سراپا	سر سے پاؤں تک
سخن	بات
شاہ مرسلاں	تمام پیغمبروں کے بادشاہ مراد حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم
شب معراج	۲۶ اور ۲۷ رجب کی درمیانی رات جب حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے ساتویں آسمان پر گئے
عرش بریں	وہ آسمان جہاں اللہ تعالیٰ کا تخت ہے
عروج	بلندی
منزل توحید	اللہ تعالیٰ کی واحدانیت، یکتائی
نزول	نازل ہوا، اُترنا
نسخہ	تجویز کی گئی دوا کی پرچی

انجام (نظیر اکبر آبادی)

الفاظ	معانی
اجل	موت
باج	بج گیا، اعلان ہوگیا
بٹ مار	لاٹھی مارنے والا
بن آنا	بننا
پُن	نیکی
تن	جسم
تنک	ذرا
جی مارنا	دل مارنا، پوری کوشش کرنا
جلتی	چتا میں جلتی ہے
چنتی	فکر
دان	خیرات
گھنتی	جسے گھن، کیڑا لگ جائے
کبڑا	جھکی کمر والا، ضعیف
کمر باندھنا	تیار ہونا
نقارا	ڈھول، اعلان

داستان باغ کی تیاری میں (میر حسن)

الفاظ	معانی
ارغوانی	سرخ رنگ کی شراب
پارچہ	کپڑا
جواہر	جوہر کی جمع، موتی
خیاباں	پھولوں کی کیاری
خانہ باغ	گھر کا باغ، پائیں باغ
دوروں	دروازوں
زمرد	سبز رنگ کا قیمتی پتھر
زربفت	سنہری تاروں سے بنا ہوا
زرنگار	وہ چیز جس پر سنہری کام ہوا ہو
سائبان	وہ کپڑا جو چھت کے نیچے خوبصورتی کے لئے لگایا جاتا ہے یہاں مراد پردے
شاخ در شاخ	شاخ میں شاخ الجھی ہوئی
گل کاریاں	پھول گاڑھنا
لگن	فانوس
نہال	درخت
محال	مشکل
مرصع	آراستہ
مشامہ	سونگھنے کی قوت

غربت (میر انیس)

الفاظ	معانی
آٹھ پہر	دن رات
افسردگی	غمگینی، اُداسی
آلام	الم کی جمع بمعنی غم، پریشانیاں
اندوہ	غم
تہ خاک	زمین کے نیچے
چھالے	آبلے
درماندہ	تھکا ہوا
سرانجام	بندوبست
سرٹپکنا	سر مارنا
شُغل	مصروفیت، کام
ضربت	چوٹ
غریب الوطنی	مسافرت، مسافر
فرقت	جدائی
کاہش	فکر
گام	قدم
جان کے لالے پڑنا	مصیبت میں مبتلا ہونا
محن	محنت

الفاظ	معانی
نوردی	گھومنا پھرنا
نشیمن	گھونسلا

شہادت علی اصغرؓ (مرزا دبیر)

آب وتاب	چمک دَمک
اُجلی	صاف ستھری
بلکنا	چیخنا
ترکش	تیر رکھنے کا خول، تیردان
تشنج	جکڑ جانا، عضلات جسمانی کا کھچنے لگنا، جسم کا اکڑ جانا
تیور	چہرے کا انداز، ڈھنگ
تھرا	کانپنا، خوفزدہ ہونا
حلقوم	سینے اور گلے کے درمیان کا گڑھا، حلق
دو ٹانگ کی کمان	دونوک والی کمان
ردا	چادر
رنگ فق ہونا	حیرت میں آنا، کسی خوف کی وجہ سے چہرے کی سرخی جاتے رہنا، چہرہ زرد ہو جانا
سبطؑ	بیٹے/بیٹی کی اولاد یہاں مراد حضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی بیٹی کا بیٹا
سرکانا	ہٹانا
سن	عمر
شاہ کربلا	کربلا کا بادشاہ، مراد حضرت امام حسینؑ
شش ماہہ	چھ ماہ کی عمر
عدو	دشمن
منکا ڈھلک جانا	گردن ٹوٹ کر لٹک جانا
ناگہاں	اچانک
یثرب	مدینہ منورہ

مسلمانوں کا تابناک ماضی (مولانا حالی)

آثار	نشانیاں

الفاظ	معانی
آلِ عدنان	اولاد، بنی اُمیہ
آبی	پانی میں رہنے والا
اُندلس	سپین
بانی	بنیاد رکھنا
بطحا	مکہ کی وادی
بیت	گھر
بناؤں	عمارتیں
ٹیگس	سپین کی ندی کا نام
جہالت	بے علمی
جویا	تلاش کرنا
رصدگاہ	تجربہ گاہ
خاکی	مٹی کے بنے ہوئے
صفاہانیوں	اصفہان کے لوگ
طبق	زمین
فلاحت	کھیتی باڑی
کسب	سیکھنا
کوہ بیضا	اُندلس کے پہاڑ کا نام
گنگا	ہندوستان کا دریا
مراغہ	آذربائیجان کا شہر

قومی (اکبر الہ آبادی)

اوج	بلندی، اُونچائی
اعدا	عدو کی جمع، دشمن
بحر و بر	سمندر اور خشکی
تعلّی	شیخی، بڑائی، بلندی
تگ و دو	بھاگ دوڑ، کوشش
حُسن ظن	نیک سوچ، اچھا گمان
حُب	محبت

الفاظ	معانی
حق پرستی	اللہ کو ماننا، سچی بات قبول کرنا
جوش	گرمی، زیادتی
دیوارِ آہن	لوہے کی دیوار، مضبوط رکاوٹ
سوزِ جگر	جگر کا جلنا، افسوس ہونا
سرگرم	مصروف
عرشِ اعظم	بڑا عرش، آسمان بالا
غرور و ناز	فخر، بڑائی کا اظہار
گندم و جو	مراد اچھا اور بُرا
ممتاز	نمایاں
یارانِ وطن	وطن کے لوگ

شام (حفیظ جالندھری)

ایوان	محل، بڑے بڑے محل
ارغوانی	سرخ یا نارنجی رنگ
دم	گھڑی
دیو	جن، بھوت، غیر معمولی قوت رکھنے والی مخلوق
ردائیں	چادریں
ساحرہ	جادوگرنی
شفق	صبح اور شام کے وقت آسمان کے کناروں پر نظر آنے والی سرخی
شورشیں	شور و غوغا، ہنگامے
ظلمات	ظلمت کی جمع، یعنی اندھیرے
کلیاں	بن کھلے پھول
کہسار	پہاڑ
گھٹائیں	سیاہ گھنے بادل
لالہ زار	لالے کا کھیت یا میدان، جہاں لالے کے سرخ کھلے پھول

ایبسٹریکٹ آرٹس (سید محمد جعفری)

الفاظ	معانی
ایبسٹریکٹ آرٹس	تجریدی آرٹ
اطفال	بچے
بہکانے	فریب دینے، دھوکا دینا
تپائی	چھوٹی میز، تین ٹانگوں والی چھوٹی میز
جائزہ	ایک نظر دیکھنا
جلوہ	نظارہ
ستائش	تعریف
ٹھاٹن	ڈالنا
کمالِ فن	شاہکار
مروت	احسان مندی
نقش	شکل
ورق	کاغذ

ریل کا سفر (سید ضمیر جعفری)

بیضا	روشن، سفید
پیچاک	پیچ و خم
روزن	شگاف، سوراخ
سما جانا	بیٹھ جانا، بھر جانا
صیقلی کلہاڑا	تیز اور چمکدار کلہاڑا
عبث	فضول، بیکار
گٹھڑا	کئی چیزوں کو یکجا باندھنا
لنگوٹی	چھوٹی دھوتی
لاؤ لشکر	ہجوم، بھیڑ بھاڑ
مردم شماری	آدمیوں کی گنتی
نفوس	نفس کی جمع، ہستیاں
ملتِ بیضا	روشن، ترقی یافتہ قوم

گل بہار کالونی (مرزا محمود سرحدی)

الفاظ	معانی
ابر	بادل
پسو	ایک زہریلا کیڑا جس کے کاٹنے سے بدن میں کھجلی ہوتی ہے
تا بہ دیر	دیر تک
ٹھیلہ	ہاتھوں سے دھکا دینے والی گاڑی
جا	جگہ
دھول	گرد، مٹی
راجدھانی	دارالحکومت، پایہ تخت
ریلا	پانی کا چڑھاؤ، طغیانی
کاشغر	چین کا ایک شہر
کوٹھی	بنگلہ
مشابہت	مطابقت، شکل، شبیہہ

غزلیات (میر تقی میر)

الفاظ	معانی
آشفتہ سری	دیوانگی، پاگل پن
آفاق	دنیا، کائنات
باز	کھلنا
بیدادگری	ظلم
پامال	تباہ
تاجوری	سر پر تاج مراد بادشاہ
جگر سوختہ	جلا ہوا جگر
جنون	پاگل پن
چشم باز ہوئی	آنکھ کھل گئی
چیتا	ہوشیار ہونا، جاگنا
داور محشر	قیامت کے دن انصاف کرنے والا مراد اللہ تعالیٰ
رفتگی	بے خودی
زنداں	قید خانہ

الفاظ	معانی
ساں	منظر
شورش	ہنگامہ آرائی
شیب	بڑھاپا
صورت دیوار	دیوار کی مانند
کارگہ	کارخانہ
مداوا	علاج
نوحہ گری	ماتم
نقش قدم	پاؤں کے نشان
ہر سفری	ہر مسافر

غزلیات (مرزا غالب)

الفاظ	معانی
انداز گفتگو	گفتگو کا طریقہ
بت شکنی	بت توڑنا، کفر ختم کرنا
بدآموزی	بری باتیں سیکھنے کا ڈر
پیراہن	لباس، کرتہ
حاجت رفو	سلائی کی ضرورت، مرمت کی ضرورت
داغ نہاں	پوشیدہ زخم
رشک	خوبی پیدا کرنا
سبک دست	جلد باز، جلدی عمل کرنے والا
سخنور	اچھی باتیں کرنے والا مراد شاعر
سنگ گراں	بھاری پتھر
خورشید جہاں تاب	دنیا کو روشن کرنے والا سورج
طاقت گفتار	بولنے کی طاقت
طبع	طبیعت
عدو	دشمن
قائل	ماننا
کریدنا	تلاش کرنا
گمان	شک

الفاظ	معانی
لہو	خون
نالے	ندیاں، رونا، دھونا، نالیدن سے
ہم سخن	باہم بات چیت کرنا، ہم کلام ہونا

غزل (میر درد)

الفاظ	معانی
پھولیو	مغرور ہونا
توام	جڑواں
تجھ بن	تیرے بغیر
جام جم	ایران کے بادشاہ جمشید کا تمثیلی پیالہ جس میں ساری دنیا نظر آتی تھی
خیروشر	نیکی و بدی
دم	سانس، زندگی
دید	ملاقات
زاہد	عبادت گزار شخص
زیست	زندگی
سم	زہر
صد چاک	سینکڑوں زخموں والا
طفیل	ذریعہ
گل خنداں	ہنستا ہوا، پھول کا کھلنا، کھلا ہوا پھول
مغتنم	غنیمت
موقوف	منحصر
نت	ہمیشہ، ہر وقت
نخل ماتم	مردے کا سجا ہوا جنازہ

غزل (غلام ہمدانی مصحفی)

الفاظ	معانی
بادِ صبا	صبح کی ٹھنڈی ہوا

الفاظ	معانی
پردہ خاک میں	زیرِ زمین یعنی قبر میں
پردہ رخسار	چہرے کا پردہ مراد کفن
ثابت	صحیح سالم
تختِ سلیمان	حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت جس پر بیٹھ کر آپ ہوا میں اُڑتے تھے
حسرت و ارمان	جو آرزو پوری نہ ہو
دل شاد ماں	خوش وخرم دل
دشت جنون	دیوانگی کا جنگل
دیدہ گریاں	رونے والی آنکھ
سوئے اسیران قفس	پنجرے میں بند قیدیوں کی طرف
عدم	اگلا جہاں، موت کے بعد کی زندگی
گوشہ عزلت	گوشہ تنہائی
مہ تاباں	چمکدار چاند
نہال	خوش

غزل (مرزا داغ)

الفاظ	معانی
تجلی	روشنی، جلوہ
تنہا	اکیلا
ثانی	نظیر، مثال، دوسرا۔ دوم
تصور	خیال
حجاب	پردہ
دوئی	دو ہونا، شرک، توحید کی ضد

- بڑوں کا ادب کرنا اچھی عادت ہے۔
- سچ بولنا اچھی عادت ہے۔
- علم کی روشنی پھیلاؤ۔
- صفائی نصف ایمان ہے۔
- نیک بنو نیکی پھیلاؤ۔
- چوری کرنا گناہ ہے۔
- جھوٹ بولنا بُری بات ہے۔
- والدین کا احترام کرنا چاہیے۔
- صبح سویرے اٹھنا اچھی عادت ہے۔
- اساتذہ کا احترام کرنا چاہیے۔

قومی احتساب بیورو بلوچستان

جملہ حقوق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، بمطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ اینڈ لرننگ پالیسی 2007ء ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر CB/05-1002 مورخہ 07 اکتوبر 2016ء۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد بَاد کِشورِ حَسِین شاد بَاد
تُونشانِ عَزمِ عالی شان اَرضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد بَاد

پاک سَرزمین کا نِظام قُوتِ اُخُوتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت پائِندہ تابِندہ باد
شاد بَاد منزِلِ مُراد

پَرچمِ سِتارہ و ہِلال رَہبرِ تَرقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ اِستِقبَال
سَایۂ خدائے ذُوالجلال

NBD BOOK HOUSE
30142
BTB URDU LAZMI INTER 11 NEW 2021

کوڈ نمبر U-XI/429(NP-2007)2017
سیریل نمبر

سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
2021	اول	13000	-/124